

”جی ڈاکٹر صاحبہ!“ افشاں نے اپنات میں سرہلایا۔  
”وہ ماہ بعد آپ یا الڑاساؤنڈ کرو کر میرے پاس آئے گا۔“  
انھوں نے علیحدہ کانفنر (Fetal Anomaly Scan) لکھ کر افشاں کو دیا۔  
”یہ خاص الڑاساؤنڈ ہے جو الڑاساؤنڈ کے ماہر ڈاکٹر سے کروایا جاتا ہے۔ وہ  
بچے کا سر سے پاؤں تک تفصیلی معاہدہ کرتے ہیں کہ خدا نخواست کوئی لقص ہو تو پا چلے  
جائے، اس دوران میں یہی ادویات استعمال کرتے رہیے گا۔“  
”جی شکریہ...!“

☆.....☆

”ڈاکٹر صاحبہ! مجھ سے میری طبیعت صحیح نہیں ہے۔“  
افشاں نے اپنی فائل ڈاکٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔  
وہ حمل کے آغاز ہی سے ان سے چیک اپ کروارہی تھی۔  
ڈاکٹر رضیہ نے فائل کھول کر پچھلے نئے کا جائزہ لیا۔  
”آپ بلڈ پریشر کی دوبارہ اتفاق عددی سے لے رہی ہیں؟“  
”جی ہاں! دو دو گولیاں دن میں ۲ بار، لیکن آج مجھ سے طبیعت میں بہت بے چینی  
ہے، سرہلیں بہت درد ہے۔“  
”رابع! ان کا بلڈ پریشر چیک کریں۔“  
ڈاکٹر نے نہ سے کہا۔

## ماں اور بچہ کہانی سریز

## نھا فرشتہ



الحمد للہ بچے میں کوئی لقص نظر نہیں آیا تھا۔ افشاں کی طبیعت بھی صحیح رہی مگر چھٹے  
ماہ کے آخر میں اپنے پاؤں پر درم محسوس ہونے لگا۔

افشاں نے سوچا شاید وہ زیادہ دیر کھڑے رہتی ہے یا پاؤں لٹکا کر پیٹھی ہے تو اس وجہ  
سے پاؤں سوچ رہے ہیں۔ اس نے اختیاط برتنی مگر پھر بھی سوچن بڑھتی چلی گئی۔ اب تو  
اس کا بیرون جوتے میں بمشکل پورا آتا اور تو اور انگوٹھیاں اور پوڑیاں بھی تھک ہونے لگیں۔  
اس نے اپنی ساس سے ڈر کیا:

”ای! میں تو زیادہ ہی موٹی ہو رہی ہوں، یہ دیکھیں میرے ہاتھ!“  
اس نے دونوں ہاتھوں اپنے سامنے رکھے۔

انھوں نے بغور بہو کے ہاتھوں کو دیکھا، پھر تشویش سے اس کے چہرے اور  
سر پر کا جائزہ لینے لگیں۔

”افشاں اپنی تھمارے تو سارے جسم پر سوچن ہے۔ یہ موٹا پانیں ہے۔“  
وہ پریشان ہو گئیں۔

”چلو بھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔“

انھیں افسوس ہوا کہ دوسرے بیٹے کی شادی کی تیاریوں کی مصروفیت میں وہ افشاں  
کو زیادہ توجہ نہیں دے پائی تھیں۔

افشاں کے تفصیلی معاہنے کے بعد علم ہوا کہ ان کی تشویش بے جان تھی۔ اس  
کا نشارخون (بلڈ پریشر) اتنا بڑھ گیا تھا کہ فوری دو اشروع کروادی گئی۔

رابع نے جھٹ آلباز میں لگایا تھوڑی دیر بعد پریشان کن لیجھ میں بوی:

”میدم!..... 200/120“

”اوہ، یہ بہت زیادہ ہے۔ رابع ایس فوراً میر جنسی روم میں لٹاوا اور یہ بیجشن رکاؤ۔“  
ان کا جملہ کامل ہونے سے قبل ہی افشاں کے پورے جسم کوئی کھجکھ لگنے  
شروع ہو گئے۔

”ڈاکٹر چلا کیں اور عملے کو آواز دینے لگیں۔“

فوراً مریضہ کو اسٹریچر پر ڈال کر ایس میر جنسی روم میں لے جایا گیا اور پہنگا می ادا دوی  
جانے لگی۔

افشاں کے ساتھ آئی اس کی والدہ نے رونا شروع کر دیا: ”یہ کیا ہو گیا؟“

اور ساس توڑھے ہی گئیں: ”یا اللہ.....!“

☆.....☆

## سات ماہ پہلے:

افشاں اپنی ساس کے ساتھ پہلی بار ڈاکٹر رضیہ کے لیکنک میں آئی تھی۔  
اس کی شادی کو پانچ ماہ ہو گئے تھے اور اب وہ امید سے تھی۔ ڈاکٹر نے ضروری  
سوالات کیے، الڑاساؤنڈ کیا، بلڈ پریشر چیک کروایا، خون اور پیشہ کی میٹ کروائے۔  
سب پچھہ ناہل تھا۔ انھوں نے اسے اسے ایک ماہ کے بعد دوبارہ آنے کی ہدایت  
کی اور ایک نئی لکھ دیا۔

جب افشاں دوسری بار لیکنک آئی تو تیرہ مہینہ ختم ہونے کو تھا۔

ڈاکٹر رضیہ نے الڑاساؤنڈ کے بچے کے صحیح ہونے کی خبر سنائی۔ بلڈ پریشر بھی  
ناہل تھا۔ نئے میں پہلے صرف فوک ایسڈ دی گئی تھی۔ اب اس کی جگہ فولاد اور کیا شیم کی  
گولیاں تجویز کی گئیں۔

”ایک بات کا خیال رکھیے گا۔“ ڈاکٹر نے سمجھایا۔

”یہ دونوں گولیاں آپ نے اکٹھے نہیں لیتی۔ اکٹھے لیں تو کیا شیم ہمارے جسم میں  
فولاد یا آرزن کو جذب ہونے سے روک دیتا ہے اور فولاد کی گولی بے اثر ہو جاتی ہے۔  
اس لیے ہمیشہ دونوں کو الگ وقت پر لیں۔ فولاد کی گولی سے بعض اوقات قبض کی  
شکایت ہو سکتی ہے، اس لیے آپ پانی زیادہ نہیں اور اسچھول کا چھکلا استعمال کریں،  
ہاں ان گولیوں کو دو دو ہے کے ساتھ بھی نہیں لیتا۔ صحیح ہے؟“

خوب دعا کیں کرتی۔ عدیل روزانہ اس کا بلڈ پریشر چیک کرتا اور اکثر اسے چھپتے تھے۔

”بیگم اتم تو سفید بھیں بنتی جاتی ہو۔ پہنچیں وہ اسارت سی حسینہ کہاں گئی جو بیاہ کراس گھر میں آئی تھی۔“

وہ بھس کر کبھی نال دیتی، کبھی ان کی ای کوشکا بیت لگانے کی دھمکی دیتی۔ بظاہر سب ٹھیک تھاک تھا، مگر جانے کیا بات تھی کہ سب کے دل مفترب سے رہتے تھے۔

اس بفتے کے چیک اپ میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا تھا کہ پچ کمزور ہو رہا ہے۔ اس کا پانی بھی نبنتا کم ہے۔

افشاں کا دل ڈوبنے لگا۔ ساس تشویش سے بولیں: ”کیا زیادہ خطرہ ہے؟“

”بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی صورت میں ایسا ہو جاتا ہے کہ پچھے کی عمر کے حساب سے ذرا کمزور رہ جائے۔ ہم ہر دو فتحے بعد المژا ساؤنڈ کے ذریعے پچھے کی بڑھتی چیک کرتے رہیں گے۔ اگر ہمیں لگا کہ پچ کمزور ہو رہا ہے تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ نوماہ سے پہلے ہی پچھے کی پیدائش کروالیں گے۔“

افشاں کے بے ساختہ آنسو بننے لگے۔ ”میراچھے“ اس کا دل پکارا۔

”بیٹا! تسلی رکھو۔“ ڈاکٹر صاحب نے اس کے کندھے پر چھکی دی۔ ”اللہ سے خیر کی میدر کھو، ان شاء اللہ تم اپنے پچھے کو گود میں کھلاو گی۔“

”ابھی آپ کا پچ ۳۰۰ فتحے کا ہے اور آج کا پیشاب ثیسٹ کا رزٹ پہلے سے مختلف ہے۔ اس میں Protein کا اخراج ہو رہا ہے۔ فی الحال معمولی مقدار ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ پیشاب میں پریشنس آنے کو Pre-eclampsia کہتے ہیں اور خدا نخواست اس سے الگی اشیج آجائے تو دورے پڑنے لگتے ہیں۔ اس صورت میں ماں اور پچھے دونوں کی جان کو خطرہ ہوتا ہے، ابھی آپ کے جگہ اور گردوں کے ثیسٹ کروانا بھی ضروری ہے۔“

افشاں نے دل کر اپنی ساس کی طرف دیکھا۔ ان کے چہرے سے بھی پریشانی عیا تھی۔

”آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں، دوا باقاعدگی سے لیں، بلڈ پریشر چیک کرواتی رہیں۔ دو فتحے بعد دوبارہ آئیے گا۔“

ڈاکٹر نے نہ لکھتے ہوئے کہا۔

☆.....☆

دو فتحے بعد ہونے والے پیشاب کے ثیسٹ میں Protein پہلے کی نسبت زیادہ تھی۔ بلڈ پریشر تو کنٹرول تھا مگر پچھے کا پانی مزید کم ہو گیا تھا۔ اسی وجہ سے افشاں کو پچھے کی حرکت بھی کم محسوس ہوئی تھی۔

ڈاکٹر نے انھیں مزید تسلی کے لیے المژا ساؤنڈ کی ایک اہر ڈاکٹر کے پاس بھیجا۔ وہاں سے ڈاکٹر المژا ساؤنڈ کروا کر وہ دوبارہ ڈاکٹر رشید کے پاس آئی اور سوالیہ نظر دوں سے انھیں دیکھا۔

ڈاکٹر نے روپرٹ پڑھ کر انھیں تسلی دی کہ فی الحال پچھے کو خون کی فراہمی نہیں ہے۔

”ڈاکٹر صاحبہ امیراچھے ٹھیک ہے؟“

”ڈاکٹر صاحبہ امیری بہو کوئی خطرہ تو نہیں؟“ دونوں نے اکٹھے ہی سوال کیا۔

ڈاکٹر نے گہر اسنس لیا اور بولیں:

”یہ بلڈ پریشر کی وجہ سے جو جمل کے پانچویں یا چھٹے ماہ میں بڑھتا ہے۔ ہر دو میں سے ایک حاملہ خاتون اس کا شکار ہوتی ہے۔ یہ پچھے کی پیدائش کے بعد نارمل ہو جاتا ہے۔ پہلے جمل میں اس کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسا افشاں کو ہوا، فی الحال قماں اور پچھے دونوں ٹھیک ہیں، مگر بلڈ پریشر کو قابو میں رکنا ضروری ہے۔ آپ نک اور چکنائی کا استعمال کم کر دیں۔“

”میں یہ دو ایک رہوں تو بلڈ پریشر ٹھیک رہے گا.....؟“

”ابھی آپ ایک گولی صحیح دوپہر شام لیجئے اور روزانہ بلڈ پریشر چیک کروائیے۔ ایک فتحے بعد مجھے دکھائیں کہ اس فتحے کیسا بلڈ پریشر ہے۔“

”ڈاکٹر صاحبہ امیری بلڈ پریشر کی مریضہ ہوں۔ میں جو دو ایک لیتی ہوں اس سے میری طبیعت ٹھیک رہتی ہے۔ گھر میں مشین ہے جس سے بلڈ پریشر چیک ہو جاتا ہے، افشاں کو بھی میں وہی دواندے دوں؟“

افشاں کی ساس نے استفارہ کیا۔

”دنیں نہیں..... جمل کے دوران صرف یہی گولی لینی ہے جو میں نے لکھ کر دی ہے، بلڈ پریشر کی باقی دوائیں پچھے کے لیے لفڑان دے ہیں۔“

”اگر تین وقت گولی لینے کے باوجود بلڈ پریشر کنٹرول نہ ہو تو؟“

”تو ہم دوا کی مقدار بڑھادیں گے۔“

”ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب، شکریہ!“ وہ انھوں کھڑی ہوئیں۔

”ابھی آپ یہ پیشاب کا ثیسٹ ضرور کروائیں۔“

ڈاکٹر نے ایک پرچمی افشاں کی طرف بڑھادی۔

☆.....☆

ڈاکٹر کی تجویز کردہ گولی Aldomet تھی۔ باقاعدگی سے دوا لینے کے باوجود افشاں کی طبیعت نہ سمجھی۔ ایک فتحے بعد وہ گولی تو ڈاکٹر نے گولی دن میں چار بار لینے کو کہا۔

”آپ صح 6 بجے، دن 12 بجے، شام 6 بجے اور رات 12 بجے ایک ایک گولی لیجئے گا۔“

اگلے فتحے دو گولیاں صحیح دوپہر شام اور پھر دو گولیاں دن میں چار بار۔ صحیح تھے، پھر بارہ بجے، شام تھی اور پھر رات بارہ بجے۔ شکر ہے اس پر بلڈ پریشر قابو میں آگیا۔

سب نے سکون کا سانس لیا۔ جب بھی وہ ڈاکٹر کے پاس جاتی، وہ پیشاب کا ثیسٹ ضرور کرواتیں۔ اس کی روپرٹ بھی تسلی بخش تھی۔

گھر میں افشاں کا شوہر عدیل، ساس، سر اور باقی اہل خانہ سب اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ساس نے چھوٹے بیٹے نبیل کی شادی کی تیاری افشاں کی فراغت تک موخر کر دی تھی۔ وہ صح شام اس پر دم کرتیں، اس کی دواؤں اور خوراک کا خیال رکھتیں، روزانہ نماز حاجت پڑھتیں۔

افشاں خود بھی نماز باقاعدگی سے پڑھتی تھی۔ اپنے اور اپنے پچھے کے لیے

”نہیں..... اس میں تو کوئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، ہم اتنا انتظار نہیں کر سکتے۔“

”کب آپ پیش کریں گے؟“

”فوراً۔ یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر انھ کھڑی ہوئیں۔

☆.....☆

انہائی کمزور نخساں و جودا پنی دادی کے سینے سے چھٹا، ان کی محبت کی گرفت سے تو انہائی پارہ تھا۔ افشاں کی ساس کچھ دیر شفقت سے اسے سہلائی رہیں، پھر لمبا سانس لے کر، جسم کو ڈھیلا چھوڑ اور آنکھیں مندی لیں۔ رات گھری ہو گئی تھی۔ ہپتال میں چہل پہل نبنتا کم تھی، آنکھیں مند تھے ہی دن بھر کے واقعات ان کے سامنے گھونٹنے لگے۔

صح افشاں کی طبیعت کا خراب ہونا، ڈاکٹر کے پاس دورہ پڑ جانا، ایکھر جنسی، افراتفری، فوری آپریشن اور پھر ان کی گود میں آیا تھا فرشتہ۔

افشاں ابھی انہائی نگہداشت کے وارڈ میں تھی۔ اس کی والدہ اور شوہر وہاں موجود تھے اور زیرِ النساء (افشاں کی ساس) اس وارڈ میں نفعی فرشتے کے ساتھ داخل تھیں، جہاں ایک اور پچھے بھی اپنی ماں کے ساتھ داخل تھا۔ یہ بچوں کا وارڈ نہیں تھا۔ یہ خصوصی کرہ تھا جس کے باہر کنگرو مدرکیسر (KMC) Kangaroo mother care کا بورڈ لگا ہوا تھا۔

KMC کیا ہے؟ ان شاء اللہ تم جانتیں گے اگلے حصے میں۔

☆☆☆

مطمئن رہیں۔ دو بیٹتے بعد بیبی ڈاکٹر المڑا ساؤنڈ دوبارہ کروائیں گے۔“

افشاں اپنی فاکل لے کر گھر آگئی، مگر دو بیٹتے پورے ہونے سے پبلے ہی اس کی طبیعت خراب ہو گئی۔ سروروں، آنکھوں میں درد، دھنڈا پان، بے چینی..... جیسے ہی ساس کو بتایا وہ جھٹ اسے ہپتال لے آئیں، مگر وہاں ڈاکٹر کے آفس میں ہی اسے دورہ پڑ گیا۔ فوری طبی امداد سے افشاں کی طبیعت کچھ سنبھلی مگر وہ مکمل ہوش میں نہیں تھی۔

ڈاکٹر رضیہ نے اس کی ساس اور شوہر کو اپنے آفس میں بلایا۔

”افشاں کو دورے پڑنے شروع ہو گئے ہیں۔ اب اس کا یقینی علاج بھی ہے کہ بچے کی پیدائش کروائی جائے۔“

”مگر پچھو تو ابھی بہت جھوٹا ہے۔“

سas فوراً بولیں۔

”جی ابھی تو اس مبینہ شروع نہیں ہوا، مگر ماں کی جان بچانے کے لیے یہ ناگزیر ہے۔ 33 بیتے کاچھ ہے۔ مناسب دیکھ بھال سے سنبھل جائے گا، مگر افشاں کو پڑنے والے دورے اس کے دماغ، جگد اور گردوں کو ناقابلٰ علائی نقصان پہنچا سکتے ہیں، جس سے خدا نخواستہ موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔“

”آپ بچے کی پیدائش کروائیں، پھر افشاں تو نیک ہو جائے گی نا۔“

شوہرنے اجازت دی۔

”جی ان شاء اللہ.....!“

”کیا نارمل کیس ہو گا؟“ ساس نے استفسار کیا۔